OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

ہندومت میں ہولی کی رسم: شریعتِ اسلامیہ کی روشنی میں ایک مطالعہ

Ritual of Holi in Hinduism: A critical Study in the Light of Islamic *Sharī'a*

Fahd Rauf Bhatti
Doctoral Candidate Islamic Studies, Qurtuba University of Science and Information Technology, D. I. Khan
Muhammad Abu Bakar
Doctoral Candidate Islamic Studies, Qurtuba University of Science and Information Technology, D. I. Khan
Professor Dr. Aslam Khan
Department of Islamic Studies, Qurtuba University of Science and Information Technology, D. I. Khan

Abstract

Holi is a Hindu religious festival, which started from the subcontinent, which is mostly celebrated at the national level in India and Nepal. There are many mythological traditions associated with the festival of Holi. Among them, the most famous story is considered to be that of prahlad. It is not permissible for Muslims to participate in the religious festivals of non-Muslims or to celebrate any of their religious festivals. It is strictly forbidden, but in some cases a person becomes an infidel and is included from the circle of Islam. Hazrat Allama Mufti Muhammad Sharif-ul-Haq writes that congratulating Holi etc is strictly prohibited rather it is Manjar-ul-Kufr. Those Muslims who do this must repent, renew their faith and marry.

Keywords: Hindu Holi, celebrated, religious, forbidden, Muslims, festival, Islam, Mufti Muhammad Sharif-ul-Haq

تمہید

ہولی ہندوؤں کا ایک مذہبی تہوار ہے جس کی شروعات برصغیر سے ہوئی جو زیادہ تر بھارت اور نیپال میں قومی سطح پر منایا جاتا ہے۔ ہولی کے تہوار سے جڑی ہوئی متعدد اساطیری روایات ہیں۔ ان میں سے سب سے زیادہ مشہور کہانی "پرہلاد" کی مانی جاتی ہے۔ ہولی کے تہوار کی طرح اس کی روایتیں بھی انتہائی قدیم ہیں اور اس کا فارمیٹ اور مقصد وقت کے ساتھ بدلتا رہا ہے۔ قدیم دور میں یہ شادی شدہ خواتین کی طرف سے خاندان کی خوشی کے لئے منایا جاتا تھا اور مکمل چاند کی عبادت کرنے کی روایت تھی۔ ویدک دور میں اس تہوار کو نواتریشٹ یشترہ کہا جاتا تھا۔ اس جشن کے منانے کے بعد ہی چیت مہینے کا آغاز ہوتا ہے۔ مسلمانوں کے لئے غیر مسلموں کے مذہبی تہواروں میں شرکت کرنا یا ان کا کوئی مذہبی تہوار منانا ہرگز جائز نہیں یعنی سخت حرام ہے بلکہ بعض صورتوں میں انسان کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق لکھتے ہیں کہ ہولی وغیرہ کی مبارک باد دینا اشد حرام بلکہ منجر الی الکفر ہے ۔ جو مسلمان ایسا کرتے ہیں ان پر توبہ، تجدید ایمان و نکاح لازم ہے۔ رنگوں کا تہوار ہولی برصغیر کے خطے اور خصوصاً بھارت میں منائے جانے والے مقبول ترین تہواروں میں سے ایک ہے۔ تاریخ دان کہتے ہیں کہ ہولی کا تہوار آج کی بات نہیں بلکہ اس کا آغاز ہزاروں سال قبل ہوا۔ قبل از مسیح دور کے ہندو مندروں کی دیواروں پر موجود نقش و نگار سے ہولی کے تہوار کے شواہد ملتے ہیں۔ اس تہوار کو ہندومت کی قدیم مذہبی داستانوں سے منسوب کیا جاتا ہے۔ ان میں سے اکثر داستانیں اچھائی اور برائی کی جنگ کی عکاسی کرتی ہیں اور اسی طرح ہولی سے منسوب داستان بھی برائی پر اچھائی کی فتح کی داستان سمجھی جاتی ہے۔

ہولی کا آغاز

ہندو تہوار ہولی، جسے رنگوں کا تہوار بھی کہا جاتا ہے، برصغیر پاک و ہند میں موسم بہار کے آغاز کی علامت ہے۔ دنیا بھر میں لاکھوں ہندو ہولی مناتے ہیں جسے رنگوں کا تہوار بھی کہا جاتا ہے۔ یہ تہوار برصغیر پاک و ہند میں موسم بہار کے آغاز کی علامت ہے۔ ہولی ہندو کیلنڈر کے 12 ویں مہینے پھاگن میں منائی جاتی ہے، جو کہ گریگورین کیلنڈر میں فروری یا مارچ کے مساوی ہے۔

ہولی کا پس منظر

اس کی ابتدا کے بارے میں مختلف کہانیاں ہیں۔ ہولی منانے کا ایک پہلو یہ ہے کہ ہولی موسم بہار کا تہوار ہے جو سردیوں کے موسم کے خاتمے پر منایا جاتا ہے۔ دوسری طرف یہ موسم خریف کی فصل کی کٹائی کا تہوار بھی ہے۔ لیکن اس تہوار کا ایک بڑا دلچسپ پس منظر بھی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ہرن یکشپو نامی ایک قدیم راجہ کی عبادت سے خوش ہو کر دیوتاؤں نے اسے تحفہ دی کہ اسے نہ کوئی انسان مار سکے گا نہ حیوان، نہ اسے دن کو موت آئے گی نہ رات کو، نہ وہ زمین پر مر سکے گا نہ پانی میں اور نہ ہوا میں، نہ ہی وہ گھر کے اندر مرے گا نہ باہر۔ ہرن یکشپو سمجھا کہ اب وہ لافانی ہو گیا ہے اور اسے کبھی موت نہیں آئے گی۔ یہ سوچ کر وہ غرور سے پھول گیا اور اس نے اپنی سلطنت میں ظلم کا بازار گرم کر دیا۔ حتیٰ کہ اس نے رعایا سے زبردستی اپنی پوجا کروانی شروع کر دی۔ البتہ اس کے بیٹے پرہلاد نے اپنے باپ کی عبادت سے صاف انکار کر دیا۔ غصہ میں آکر ہرن یکشیو نے اپنی بہن ہولیکا کو حکم دیا کہ پرہلاد کو جلا کر ہلاک کر دے۔ ہولیکا آگ سے محفوظ رہتی تھی اس لئے اس نے پرہلاد کو اپنے ساتھ لے کر آگ میں کود گئی۔ دیکھنے والوں کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ آگ پرہلاد کا کچھ نہ بگاڑ سکی لیکن ہولیکا جل کر راکھ ہو گئی۔ ایک روایت ہے کہ آخری سانس لینے سے پہلے ہولیکا کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا اور اس نے پرہلاد سے معافی مانگی۔ پرہلاد نے اپنی چچی سے عہد کیا کہ

اس کا نام ہمیشہ زندہ رہے گا۔ کہا جاتا ہے کہ لفظ ہولی اسی ہولیکا کے نام سے نکلا ہے۔ باقی رہا معاملہ یکشیو کا تو جب دیو تا وشنو کے صبر کا پیمانہ چھلک گیا تو اس نے باغی راجہ کو ہلاک کر ڈالا، مگر کیسے ؟ راجہ تو غیر فانی تھا۔ وشنو نے یہ ترکیب کی کہ اس نے نرسنگھ (آدھا انسان آدھا شیر) کا روپ دھار کر (نہ انسان نہ حیوان) شام کے وقت (نروان کی رات) اپنی گود میں اُٹھا کر (نہ زمین میں نہ پانی میں نہ ہوا میں، نہ گھر کی دہلیز پر نہ گھر کے اندر نہ باہر) راجہ کا گلا گھونٹ دیا۔ ہولی کے رنگ بھی علامتی ہیں۔ لال کا مطلب محبت اور زرخیزی ہے، ہرا رنگ فطرت کی نمائندگی کرتا ہے، پیلا خوراک کی علامت ہے جب کہ نیلا وشنو دیوتا کی مناسبت کی بناء پر مذہب اور روحانیت کا نمائندہ ہے۔[1]

ہولی منانے کا عرصہ

ہولی کا جشن عام طور پر دو دن تک جاری رہتا ہے۔ ہولیکا دہن اور ایک دوسرے پر رنگ پھینکنے کا دن اس کی خاص بات ہے۔ ہولی کے دن، ہر عمر کے لوگ سڑکوں پر نکل کر ایک دوسرے کو خشک یا گیلے پینٹ سے مسلتے ہیں اور پاؤڈر رنگ اور پانی میں نہاتے ہیں۔ ناچ گانا بھی بہت کرتے ہیں۔ "لوگ یہاں تک کہ سڑکوں پر چلنے والے بے ترتیب لوگوں پر پانی کے غبارے پھینکنے کے لئے اپنی چھتوں پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ تہوار دو دن تک منایا جاتا ہے۔ دوسرا دن پچھلی ہولی کے تہوار کے افتتاحی دن کو نشان زد کرتا ہے۔ ہولی پر لوگ مختلف رنگوں کے ساتھ نظر آتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے پر رنگ ڈالتے ہیں، گاتے ہیں، ناچتے ہیں۔ وہ بھگوان کرشن کی پوجا کرتے ہیں اور ان کی مورتی پر رنگ ڈالتے ہیں"۔ ہندوؤں کا ماننا ہے کہ ہولی لوگوں کو اکٹھا کرتی ہے اور یہ تہوار اپنی مذہبی حدود کو بڑھاوا دیتا ہے۔[2]

ہولی کا جشن منانے والے علاقے

ہولی ہندوستان کے بیشتر حصوں میں منائی جاتی ہے۔ ہر علاقے کی اپنی روایات ہیں۔ شمالی ہندوستان میں تقریبات زیادہ رنگین اور وشد ہوتی ہیں جب کہ جنوب کی تقریبات بنیادی طور پر مذہبی اور مندر کی رسومات پر مرکوز ہوتی ہیں۔ ہولی دوسرے جنوبی ایشیائی ممالک جیسے نیپال، پاکستان اور بنگلہ دیش میں بھی منائی جاتی ہے جن میں ہندو آبادی کافی زیادہ ہے۔ یہ مختلف ممالک بشمول امریکہ، برطانیہ، کینیڈا اور آسٹریلیا میں ہندو تارکین وطن کی طرف سے بھی منایا جاتا ہے۔[3]

ہولی پر مبارکباد دینے کا شرعی حکم

شارح بخاری حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمہ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "ہولی وغیرہ کی مبارک باد دینا اشد حرام بلکہ منجر الی الکفر ہے۔ جو مسلمان ایسا کرتے ہیں ان پر توبہ تجدید ایمان و نکاح لازم ہے"۔[4] ہولی جو کہ غیر مسلموں کا شعار ہے اس میں شرکت حرام، بدکام، بدانجام ہے۔ شریک ہونے والوں پر توجہ فرض ہے اور تجدید ایمان و تجدید نکاح بھی کر لیں۔[5] ہولی کے موقع پر رنگ کو ہرا جانتے ہوئے تھوڑا سا لگوانا بھی ناجائز و گناہ ہے۔[6] ہولی کھیلنا اور کافروں کے مذہبی تیوہاروں میں ان کو اچھا سمجھ کر شرکت کرنا کفر ہے، ورنہ ناجائز و حرام اشد حرام جیسا کہ غمز عیون البصار میں ہے: "اتفق مشائخنا أن من رأى أمر الكفار حسنا فقد كفر"۔[7] اور حدیث پاک میں ہے: "من تشبہ بقوم فھو منھم"۔[8] "جس نے جس قوم سے مشابہت کی اس کا انجام انہیں میں ہو گا"۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز تحریر فرماتے ہیں: "ہولی، دیوالی یہ سب رسوم، رسوم کفار ہیں۔ مسلمانوں کے لئے ان میں شرکت کرنا حرام اور اگر پسند کریں تو صریح کفر ہے"۔[9] حضور صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں، ہولی ہندوؤں کی آتش پرستی کا ایک خاص دن ہے جس میں آگ

کی پرستش کرتے اور اپنے طور پر خوشی مناتے ہیں۔ ہولی کھیلنا یا اس زمانے میں بدن یا کپڑے پر رنگ ڈالنا یا ڈلوانا خاص شعار ہنود ہے اور ایسے امور کا ارتکاب کفر ہے۔ [10]ہنود کے تہواروں مثلاً ہولی وغیرہ میں فعل کفر پایا جاتا ہے اس لئے اس کی مبارک باد دینا یا اسے بہتر جاننا، افضل ماننا، اس دن کی تعظیم کرنا کفر ہے۔ جیسا کہ علامہ شارح بخاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "ہولی وغیرہ کی مبارکباد دینا اشد حرام بلکہ منجر الی الکفر ہے ۔ جو مسلمان ایسا کرتے ہیں ان پر توبہ ، تجدید ایمان و نکاح لازم ہے"۔ [11]ان تہواروں میں شرکت کرنا ناجائز و حرام ہے اور اس دن کو لائق تعظیم سمجھ کر شرکت کرنا کفر ہے۔ جیسا کہ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں: "ہولی جو کہ غیر مسلموں کا شعار ہے اس میں شرکت حرام، بدکام، بدانجام ہے۔ شریک ہونے والوں پر توبہ فرض ہے اور تجدید ایمان و تجدید نکاح بھی کر لیں"۔ [12]ہولی دیوالی ہندوؤں کے شیطانی تہوار ہیں۔ جب ایران خلافتِ فاروقی میں فتح ہوا تو بھاگے ہوئے آتش پرست کچھ ہندوستان میں آئے۔ ان کے یہاں دو عیدیں تھیں، نوروز کہ تحویل حمل ہے اور مہرگان کہ تحویل میزان ۔ وہ عیدیں اور ان میں آگ کی پرستش ہندوؤں نے ان سے سیکھیں اور یہ چاند سورج دونوں کو پوجتے ہیں۔ لہٰذا ان کے وقتوں میں یہ ترمیم کہ میکھ سنکھ رانت کی پور نماشی میں ہولی اور تلاسنکھ رانت کی اماؤس میں دیوالی، یہ سب رسوم کفار ہیں۔ مسلمانوں کے لئے ان میں شرکت کرنا حرام اور اگر پسند کریں تو صریح کفر ہے"۔ غمز العیون میں ہے: "اتفق مشائخنا اَن من رأى أمر الكفار حسنا فقد كفر۔حتیٰ قالوا فی رجل قال ررک الكلام عند اكل الطعام حسن من المجموسی او ترک المضا جعة عندهم حال الحيض حسن فهو كافر"۔ [13]بہرکیف ہولی کھیلنا اور کافروں کے مذہبی تہواروں میں ان کو اچھا سمجھ کر شرکت کرنا کفر ہے، ورنہ سخت ناجائز و حرام بلکہ اشد حرام ہے۔ حضور صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ والرضوان تحریر فرماتے ہیں، ہولی ہندوؤں کی آتش پرستی کا ایک خاص دن ہے جس میں آگ کی پرستش کرتے اور اپنے طور پر خوشی مناتے ہیں۔ ہولی کھیلنا یا اس زمانے میں بدن یا کپڑے پر رنگ ڈالنا یا ڈلوانا خاص شعار ہنود ہے اور ایسے امور کا ارتکاب کفر ہے۔ [14]حدیث پاک میں ہے: "من تشبه بقوم فهو منهم" اور اسی میں ہے: "کفار کے تہواروں میں شریک ہونا حرام اور سخت حرام بلکہ کفر ہے۔ خصوصاً جب کہ انہیں کے مثل انکے تمام کاموں میں شرکت کرے"۔ حدیث شریف میں ہے: "من كثر سواد قوم فهو منهم"[15]

مسلمانوں کے لئے ہولی منانا حرام ہے (فتویٰ کونسل)

دیوالی، ہولی اور دیگر کافرانہ مذہبی تہواروں کے بارے میں اسلامک فقہ اکیڈمی پاکستان کے ڈائریکٹر مفتی مصباح اللہ صابر کی سربراہی میں فتویٰ کونسل میں غور و فکر کیا گیا۔ جس میں اتفاق رائے سے کونسل کے ممبران مفتی امان اللہ زیار توال، مفتی نعمان الحق، مولانا ڈاکٹر نسیم سرور، مولانا آفتاب احمد ملک، مولانا یعقوب منصوری، مفتی معراج احمد صدیقی، مفتی سعد ابو سعید، مفتی حمزہ سمیع، مفتی بلال صدیقی، مفتی حبیب الرحمٰن، مولانا شاہ فہد، حافظ نعیم اللہ، مولانا شعیب عادل، مولانا محمد افضل، مولانا آدم سمیع، مولانا محمد عالم، مولانا محمد اظہر، مولانا عبد الحمید، مولانا احمد علی، مولانا نور حبیب، مفتی سمیع اللہ مینگل، مفتی فیاض الرحمٰن، مولانا انس مدنی نے اجتماعی مؤقف اختیار کرتے ہوئے کہا ہے کہ شریعت مطہرہ نے ان تمام کافرانہ مذہبی تہواروں اور اس کے متعلقات کو ممنوع قرار دیا ہے۔

ہولی وغیرہ کی مبارکباد دینے پر مسلمانوں کو وعید

اسلام ایک مکمل نظامِ حیات ہے۔ ہماری زندگی کے ہر پہلو کے متعلق اس میں رہنمائی موجود ہے۔ دینِ اسلام کے تصور کے

مطابق انسان اس دنیامیں مختصر وقت کے لئے بھیجا گیاہے اور یہ دنیااس کے لئے دار الامتحان ہے۔ اب اس امتحان میں وہی شخص کامیاب ہو گا جو اسلام کی بتائی ہوئی تعلیمات پر عمل کرے گا۔ موجودہ دور میں انسانیت، پیار و محبت اور مذہبی رواداری جیسے خوبصورت نعرے لگا کر اسلامی تعلیمات کو مسخ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور بدقسمتی سے ہمارے کافی سادہ مسلمان اس جال میں پھنستے چلے جارہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج جب مسلمانوں کو ہولی، دیوالی یا کرسمس وغیرہ جیسے غیر مسلم مذہبی تہواروں میں شرکت کرنے یا ان کی مبارکباد دینے سے منع کیا جاتا ہے تو وہ طرح طرح کے بے جا اعتراضات کر کے اسلامی تعلیمات سے منہ پھیر لیتے ہیں حالانکہ اس مسئلے کے متعلق اسلامی تعلیمات روزِ روشن کی طرح واضح ہیں: 1۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو غیروں کے طریقوں پر عمل کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ 2۔ سنن بیہقی میں حضرت عمرؓ کا ارشاد ہے کہ مشرکین کی عید کے دن ان کے کنائس میں داخل نہ ہوا کرو، اس لئے کہ ان پر غضب نازل ہوتا ہے۔ 3۔ اس کے علاوہ کفار کے ساتھ ان کے تہواروں میں شرکت کرنا، یہ گناہ کے کام میں تعاون ومدد کرنا ہے اور گناہوں میں تعاون قرآنِ کریم کی رُو سے ممنوع ہے۔[16]

اب کچھ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ اسلام تو پیار و محبت سکھاتا ہے اور انسانیت کا درس دیتا ہے، تو اگر مسلمان مبارکباد نہیں دیں گے تو اس سے نفرت پھیلے گی۔ دیکھئے! اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اسلام انسانیت کا درس دیتا ہے اور پیار محبت سکھاتا ہے، اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی سچ ہے کہ اسلام آسانیاں پھیلانے کی ترغیب دیتا ہے اور تنگی کو پسند نہیں کرتا۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئیے کہ اس انسانیت، پیار و محبت اور آسانی کی حدود بھی اسلام ہی مقرر کرے گا۔ اس بات کی کسی کو بھی اجازت نہیں ہو گی کہ کوئی اسلام کی آسانی کو بنیاد بنا کر اپنی عقل و فہم کی بنیاد پر درست وغلط فیصلے کرے۔ اب اسلام نے اجازت نہیں دی تو ہمیں بغیر کسی چوں وچرا کے اس بات کو ماننا چاہئیے۔ اسی طرح یہ بات بھی ذہن نشین کرنی چاہئیے کہ کسی غیر مسلم کو ہولی یا کرسمس کی مبارک باد دینے کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ اسلامی تعلیمات میں غیر مسلموں کے حقوق موجود نہیں ہیں۔ در اصل ہمیں کسی سازش کا شکار ہونے سے پہلے سکے کے دونوں رُخ دیکھنے پڑیں گے کیونکہ اس کے بغیر ہم حقیقت کو نہیں جا سکتے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق ایک ذمی غیر مسلم کی جان ومال بالکل اسی طرح محفوظ ہے جس طرح ایک مسلمان کی جان و مال محفوظ ہے۔ ایک ایسا غیر مسلم جو اسلام کے خلاف سازش نہیں کرتا اور اسلام کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنتا اس کی جان ومال اور عزت و آبرو کی حفاظت ایک اسلامی مملکت کی ذمہ داری ہے، تو کیا یہ حقوق کا تحفظ نہیں ہے؟ دوسری طرف اسلام مسلمانوں کو ان کے مذہبی تہواروں میں شرکت کی اجازت نہیں دیتا۔ کیونکہ ایک مسلمان کے لئے یہ قطعاً لائق نہیں کہ وہ اسلامی تعلیمات کی مخالفت کرتے ہوئے شعائرِ کفر میں جا شریک ہو۔ اس کے علاوہ مسلمانوں کی شرکت سے کافی سارے نقصانات ہوں گے ۔ جیسے، برے کام میں ان کی مدد ہو جائے گی، کفار اس کو بُرا نہیں سمجھیں گے، وغیرہ۔ باقی یہ اعتراض بھی کیا جاتا ہے کہ ہندو و دیگر کفار تو ہمیں عید وغیرہ کی مبارکباد دیتے ہیں تو ہم ان کو مبارکباد کیوں نہیں دے سکتے؟ تو اس کا سادہ سا جواب یہ ہے کہ ان کے مذہب نے ان کو اجازت دی ہے اور ہمارے دین نے ہمیں اجازت نہیں دی۔ چنانچہ وہ اپنے مذہب پر عمل کر رہے ہیں اور ہمیں اپنے دین پر عمل کرنا چاہئیے۔ مختصر یہ کہ اسلامی تعلیمات کی رُو سے ایک مسلمان کے لئے یہ ہرگز جائز نہیں کہ وہ غیر مسلموں کو ان کے مذہبی تہواروں کی مبارکباد دے یا ان میں شرکت کرے۔

خلاصۂ بحث

بھارت ایک قدیم ملک ہے جہاں آئے دن مختلف تیج تیوہار منائے جاتے رہتے ہیں۔ انہیں تیوہاروں میں سے ایک ہولی بھی ہے۔

ہولی موسم بہار میں منایا جانے ولا ایک اہم بھارتی تہوار ہے۔ یہ تہوار ہندو تقویم کے مطابق پھاگن ماس کی پورے چاند کو منایا جاتا ہے۔ رنگوں کا تہوار کہلائے جانے والا یہ تہوار روایتی طور پر دو دن منایا جاتا ہے۔ بھارت اور نیپال میں زیادہ اہمیت سے منایا جاتا ہے۔ یہ تہوار بہت سے دیگر ممالک جن میں اقلیتی ہندو لوگ رہتے ہیں وہاں بھی دھوم دھام کے ساتھ منایا جاتا ہے۔ پہلے دن کو الاؤ جلائی جاتی ہے، جسے الاؤ دہن یا ہولیکا دہن کہتے ہیں۔ جب کہ دوسرے دن لوگ ایک دوسرے پر رنگ، عبیر، گلال وغیرہ پھینکتے ہیں، ڈھول بجا کر ہولی کے گیت گائے جاتے ہیں اور گھر گھر جا کر لوگوں کو رنگ لگایا جاتا ہے۔ ایسا مانا جاتا ہے کہ ہولی ے دن لوگ پرانی ترشی کو بھول کر گلے ملتے ہیں اور پھر سے دوست بن جاتے ہیں۔ ایک دوسرے کو مبارک باد دیتے ہیں۔ غمز العیون میں ہے: "اتفق مشائخنا آن من رأی أمر الکفار حسنا فقد کفر۔حتیٰ قالوا فی رجل قال ررک الکلام عند اکل الطعام حسن من المجموسی او ترک المضا جعة عندھم حال الحیض حسن فھو کافر"۔[17] بہر کیف ہولی کھیلنا اور کافروں کے مذہبی تہواروں میں ان کو اچھا سمجھ کر شرکت کرنا کفر ہے، ورنہ سخت ناجائز و حرام بلکہ اشد حرام ہے۔ حضور صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ والرضوان تحریر فرماتے ہیں، ہولی ہندوؤں کی آتش پرستی کا ایک خاص دن ہے جس میں آگ کی پرستش کرتے اور اپنے طور پر خوشی مناتے ہیں۔ ہولی کھیلنا یا اس زمانے میں بدن یا کپڑے پر رنگ ڈالنا یا ڈلوانا خاص شعار ہنود ہے اور ایسے امور کا ارتکاب کفر ہے۔[18] حدیث پاک میں ہے: "من تشبه بقوم فھو منھم"[19] اور اسی میں ہے: "کفار کے تہواروں میں شریک ہونا حرام اور سخت حرام بلکہ کفر ہے۔ خصوصاً جب کہ انہیں کے مثل انکے تمام کاموں میں شرکت کرے"۔ حدیث شریف میں ہے: "من کثر سواد قوم فھو منھم"[20]

References

[1] Muhammad Akhtar Siddique, *Ghair Islami Tehwar* (Tareekh, Haqaiq, Mushahidat)
[2] Tafzeel Ahmad Zaigum, *Ghair Muslim Tehwar Islami Tehzeeb Ke Seenay Par Khanjar*.
[3] Mufti Mian Muhammad Umar Farooq, *Firq-e-Bātla aur un kā Sharī'Hukm*.
[4] Mufti Muhammad Sharif ul Haq, *Fatāwā Shareh Bukhari*, 2: 565-566.
[5] Mufi Akhtar Raza Qadri, *Fatāwā Tāj al-Sharī'a*, 2:74.
[6] Mufti Jalal-ud-Din Ahmad Amjadi, *Fatāwā-e-Markaz-e-Tarbiat Ifta*, 2:380.
[7] Mawlānā Zain ud Din Bin Ibrahim, Ghamz 'Uyun al-Absār, 2:203.
[8] Imam Abu Dawūd Sulemān, *Sunan Abū Da'wūd*, Hadith No. 4031, Masnad Ahmad, Hadīth no: 5114.
[9] Imam Ahmad Raza Barailvī, Fatawa-e-Rizviya, 9:140.
[10] Mufti Amjad Ali 'Āzmi, *Fatāwā-e-Amjadia*, 4:151.
[11] Sharif ul Haq, *Fatāwā Shareh Bukhari*,, 2: 565-566.
[12] Mufi Akhtar Raza Qadri, *Fatāwā Tāj al-Sharī'a*, 2:74 .
[13] Jalal al-Dīn Abdur Rehman al-Sayutī, *Al-Ashbāh wa al-Nazā'ir*, 1:295.
[14] 'Āzmi, *Fatāwā-e-Amjadia* ,4:151.
[15] Kanz al-'Ūmmāl, 9:22, Hadīth no: 24735.
[16] Al-Mā'ida 5:2.
[17]al-Sayutī, *Al-Ashbāh wa al-Nazā'ir*, 1:295.
[18] 'Āzmi, *Fatāwā-e-Amjadia* ,4:151.
[19] Imam Abu Dawūd Sulemān, *Sunan Abū Da'wūd*, Hadith No. 4031, Masnad Ahmad, Hadīth no: 5114.
[20] Kanz al-'Ūmmal, 9:22, Hadīth no: 24735.